# خاندان دوست کارگاہیں

بھاسکر راجا

**مجھے** یقین ہے کہ کام اور زندگی میں توازن کے نقطۂ نگاہ سے کام کی منڈی میں نوجوان لوگوں کے پہنچنے کا بہتر وقت اب آ گیا ہے۔ سکندر اعظم کے دور سے صنعتی اور زرعی انقلابات تک کام کی دنیا مسلسل بدلتی رہی ہے۔ تاہم اب اس بات کی سمجھ بڑھ رہی ہے کہ سماج کو ان کارکنوں سے کچھ فائدے حاصل ہو سکتے ہیں جو اپنے روزگار کے اوقات کے بعد کی زندگی بھرپور طریقے سے جی رہے ہوں۔

ہماری آج کی جدید معیشت میں، جہاں اکثر و بیشتر ایک گھر چلانے کیلئے خاندان کے دو دو لوگوں کو کام کرنا پڑتا ہے، امریکی خواتین باتنخواہ ملازمت کرنے والے مردوں میں ۴۶ فیصد کے برابر پہنچ گئی ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ جون ۲۰۰۵ میں جاری شدہ ایک مطالعے میں یہ بات محسوس کی گئی ہے کہ آمدنی کی موجودہ سطحیں برقرار رکھنے کیلئے ماں باپ کو اور زیادہ وقت دے کر کام کرنا پڑتا ہے۔ جن خاندانوں میں ماں اور باپ دونوں ہیں، وہ خاندان موجودہ آمدنی برقرار رکھنے کیلئے سال میں مزید پانچ سو گھنٹے یا سولہ فیصد زیادہ وقت لگاتے ہیں۔

لیکن آپ کسی ایسے خاندان دوست آجر کا تصور کیجئے جو آپ کو چھٹیاں دیتا ہے اور چھٹیوں کے پیسے بھی دیتا ہے، جو چھٹیاں بھی وافر دیتا ہے، جس کے یہاں بچوں کی دیکھ بھال کے پروگرام ہیں اور جو اس کا بھی تعین کرتا ہے کہ آپ کن اوقات میں اور کتنی دیر کام کر سکتے ہیں۔ کیا آپ کے ذہن میں بڑے فورچون ۵۰۰ کارپوریشن کا خیال آتا ہے یا کسی ترقی پسند اطلاعاتی ٹیکنالوجی کمپنی کا؟ پھر ایک بار سوچئے۔

امریکہ میں روزگار دینے والا سب سے بڑا ادارہ حکومتِ امریکہ ہے اور کام کی جگہوں پر ضابطوں میں لچک لانے میں بھی نئی نئی اختراعات کرتا رہتا ہے۔ اور میرے آجر یعنی امریکی محکمہ خارجہ کو اس طرح کی ۳۰ بڑی وفاقی ایجنسیوں میں چھٹا مقام حاصل ہے۔ عورتوں میں اسے اول مقام حاصل ہے۔ پارٹنرشپ فار پبلک سروس اور امریکن یونیورسٹی کے سرکاری پالیسی عمل درآمد مطالعہ کے انسٹی ٹیوٹ نے جو سروے کرایا ہے اس کے مطابق امریکی محکمہ خارجہ کو کام کرنے کی بہترین درجہ بندی میں یہ مقامات دیئے گئے ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ مجموعی نتائج کے حوالے سے بھی نجی زمرے کے اداروں سمیت تمام اداروں میں درجہ بندی کے اعتبار سے سب سے اوپر ہے۔

امریکی محکمہ خارجہ میں انسانی وسائل کو استعمال کرنے کیلئے جو طور طریقے اپنائے گئے ہیں ان کے ذریعہ ایک ایسا زیادہ خاندان دوست معاشرہ تعمیر ہو سکتا ہے جس میں کام اور خاندان کے تقاضوں کے درمیان پستے ہوئے والدین کی مدد ہو سکتی ہے۔ ہماری ایجنسی کو ایسے کارکنوں کی ضرورت ہے جو موثر اور مصروف ہوں۔ اس لئے کام کی جگہوں پر ضابطوں میں لچک محض استثنا نہیں بلکہ ضابطہ ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم ایک ایسے ماحول میں کام کرتے رہتے ہیں جو ہمارے ذہنی سکون اور معیارِ حیات دونوں کو بہتر بناتا رہتا ہے۔

یہاں کچھ مثالیں دی جاتی ہیں۔

**خاندان دوست چھٹی کی پالیسیاں:** امریکی باشندے اپنے خاندان کے افراد اور عزیزوں کے ساتھ زیادہ وقت گذارنے کے موقعوں کے متلاشی رہتے ہیں۔ وفاقی حکومت بھی یہی چاہتی ہے کہ اس کے ملازمین یہ کام کریں۔ ۱۹۹۳ میں خاندان کی ضرورتوں اور علاج معالجے کے لئے قانون بنایا گیا جو کہ کام کرنے والے خاندانوں کے لیے ایک نمایاں قدم تھا کیوں کہ اس قانون کے تحت ملازمین کی ایک بڑی تعداد کو اس بات کا حق دیا گیا تھا کہ وہ خاندان کے کسی بیمار کی تیمارداری کے لئے یا کسی نئے بچے کی دیکھ بھال کے لئے ۱۲ ہفتے کی فرصت لے سکتے ہیں۔ ماں اور باپ زچگی رپدرت کی ۶ ہفتے کی چھٹی باتنخواہ لینے کے اہل ہیں۔

**آرام کیلئے وقت:** وفاقی حکومت بہت فراخ دلی کے ساتھ چھٹیاں دیتی ہے اس کے پاس سالانہ چھٹی اور بیماری کی چھٹی کی پالیسیاں ہیں۔ جو امریکی افسران امریکہ کے باہر غیر ملکوں میں خدمات انجام دیتے ہیں، ان کو سالانہ چھٹی اور بیماری کی چھٹی کے علاوہ بھی گھر جانے کی چھٹی کا حقدار بنایا گیا ہے۔ کسی ایسی جگہ پر جہاں زندگی دشوار ہو، کام کرنے کی صورت میں آرام کی بھی سہولت دی جاتی ہے۔

**کام کے لچکدار اوقات:** حکومت امریکہ کام کے لچکدار اوقات فراہم کرنے میں دوسروں سے آگے ہے۔

**ٹیلی کمیوٹنگ:** ملازمین کو گھر پر یا دفتر سے دور منظور شدہ دوسرے مقامات پر کام کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ وفاقی کارکنوں کیلئے ایسا کرنا نہ صرف حوصلہ افزا ہے بلکہ لازمی بھی ہے۔ ضابطوں کا تقاضا ہے کہ ٹیلی کمیوٹنگ کی اجازت دینے والی پالیسیوں میں تمام وفاقی ملازمین کا احاطہ کیا جائے بشرطیکہ اسے انتظامیہ کی منظوری بھی حاصل ہو۔ حکومت امریکہ نے ٹیلی کمیوٹنگ کے ایسے پروگراموں کی، جن سے ایجنسیوں اور ملازموں کو اپنے کام کا انتظام کرنے میں مدد مل سکے، وکالت کی کوششیں تیز کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کی بھی وکالت کر رہی ہے کہ ملازمین کو اپنے کام کی اور ذاتی ذمہ داریوں کے درمیان توازن رکھ کر کام کرنے میں مدد مل سکے۔ اس سے کام کرنے کے لئے گھر سے آنے اور گھر واپس جانے میں لگنے والا وقت بھی کم ہو جاتا ہے اور ملازم کو اپنے خاندان، دوستوں، تعلیم اور دلچسپیوں کے لئے مزید وقت مل جاتا ہے۔

**بچوں کی دیکھ بھال کا پروگرام:** ۲۰۰ سے زائد وفاقی ایجنسیاں اپنے ملازمین کے لئے کام کی جگہ پر بچوں کی دیکھ بھال کے مراکز کی بھی کفالت کرتی ہیں۔ میری آبائی ریاست ٹیکساس ایسی ایک ریاستی حکومت کی شاندار مثال پیش کرتی ہے جو کہ مثالی آجر ہے۔ ٹیکساس میں ایک قانون ہے جس کے تحت ٹیکساس میں کوئی بھی کام شروع کرنے والا شخص اپنے کاروبار یا کارخانے کو بال بچہ دار عورتوں کے لئے آسان بناتا ہے۔ ان لوگوں کے پاس ایک رضا کار تحریری پالیسی ہوتی ہے جس کے تحت کام کاج سے لگی ہوئی بال بچہ دار عورتوں کو سہارا دینا مقصود ہوتا ہے اور اس پالیسی میں کچھ باتوں کا اعلان کرتا ہے۔

جیسے کہ میرے یہاں کام کاج کے اوقات میں ایسی لچک ہے کہ بچے کو دودھ پلانے کے لئے وقت نکالا جا سکے۔ میرے پاس ایسی جگہ ہے جہاں ملازم کو خلوت مل سکے اور یہ جگہ اس ملازم کی رسائی میں ہوتی ہے۔ قریب ہی پینے کے لئے صاف اور محفوظ پانی دستیاب ہے۔ ہاتھ دھونے اور بریسٹ پمپ آلات کی صفائی کے لئے سنک بھی دستیاب ہے۔

بال بچہ دار عورت کو اپنی چھاتی کا دودھ جمع کرنے کے لئے اصولِ صحت کے مطابق دودھ اسٹوریج سہولت بھی دستیاب ہے۔

ٹیکساس کے قانون میں ماں کے کام کرنے اور لوٹ کر گھر آنے کے بعد اپنے بچے کی دیکھ بھال کرنے کے حق کو بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس قانون میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ ایک عورت چاہے تو اپنے بچوں کو چھاتی کے دودھ پلانے کی سہولت بھی دے سکتی ہے، اپنے آجر کے لئے بھی کام کر سکتی ہے، معاشرے کے مفادات اور زچہ بچہ دونوں کے مفادات اور خاندانی اقدار کی حوصلہ افزائی بھی ہونی چاہئے۔

اوپر: فروری ۲۰۰۷ میں کلکتہ کے امریکی قونصل خانے اور برٹش ہائی کمیشن کے درمیان کھیلے جانے والے کرکٹ میچ میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد بھاسکر راجا اپنی بیٹی کے ساتھ کامیابی کا جشن مناتے ہوئے۔ راجا یو ایس ٹیم کے کپتان تھے۔ ان کی بچیاں مینا اور شیمانی کھلاڑی تھیں۔

---

اس مضمون پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔
editor span @ state government پر لکھیں